REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "

یوم :- چہارشنبہ

۲۲ صفر ۱۳۶۹ھ

جلد ۳	۱۴ فتح ۱۳۲۸ ش	۱۴ دسمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۸۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ دسمبر۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی لیلیٰ رضیہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ آج بیسواں روز ہے۔ احباب صاحبزادی موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تاحال علیل ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا جاری رکھیں۔

— لاہور ۱۳ دسمبر۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

علامہ شبیر احمد عثمانی کا انتقال

بغداد الجدید (بہاولپور) ۱۳ دسمبر۔ کل یہاں اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے سے شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی راہئ ملک عدم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ یہاں تین دن سے مقیم تھے۔

پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے جو کہ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز آج ملتان پہونچے احترام کے طور پر اپنی آج کی مصروفیات منسوخ کر دیں۔

میجر جنرل افتخار خان میجر جنرل شیر خان اور دیگر ۲۴ افراد کی وفات حسرت آیات

کراچی سے ۴۵ میل دور پاک ایر کا ایک طیارہ پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا

لاہور ۱۳ دسمبر۔ قارئین الفضل یہ رنجدہ خبر سنکر ملول ہوں گے۔ کہ کراچی سے ۴۵ میل کے فاصلے پر کل پاک ایر کا ایک ڈکوٹہ ایک ہزار فٹ اونچی پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ جس سے ۲۵ افراد جاں بحق ہو گئے۔ اس حادثہ جانکاہ کا شکار ہونے والوں میں پاکستانی فوجوں کے محبوب میجر جنرل محمد افتخار خان ان کی بیوی ان کا بچہ اور میجر جنرل شیر خان کی ہمشیراں بھی شامل ہیں۔ آخری اطلاع کے مطابق طیارے کے تمام کے تمام مسافر اس حادثے کا شکار ہو گئے۔ ان میں چار جہاز کے کارکن۔ کیپٹن فاروقی۔ سلیم (کو پائلٹ) مسٹر بی (ریڈیو افسر) اور مس ڈریک بھی شامل ہیں۔

اس سلسلے میں کل سب سے پہلی اطلاع ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر جو طیارے کی پائلٹ کی طرف سے کراچی فضائی اڈے پر پہونچی وہ یہ تھی کہ وہ اڑہائی ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا ہے۔ اور کہ طیارہ بے قابو ہو رہا ہے۔ اس کے بعد کوئی اطلاع نہ آسکی۔ اس پیغام کے ملتے ہی دو جہاز اس کا پتہ نکالنے کے لئے بھیجے گئے۔ جو اس کا کھوج نکالنے میں ناکام رہے۔ اس کے بعد ایک امدادی جماعت بھیجی گئی۔ جو ۲۵ لاشوں کی اطلاع پا سکی۔ مگر جہاز کا پتہ نہیں چل سکا۔ آج دو امدادی جماعتیں دھواں دور کرنے والے بم پھینک پھینک کر جائے واردات کا پتہ نکالنے میں کامیاب ہو سکیں۔ لیکن ابھی تک ان سے باقاعدہ بات چیت کا سلسلہ شروع نہیں ہو سکا معلوم ہوا ہے کہ طیارہ ایک ہزار فٹ بلند ایک پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہوا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق طیارے کے ایک ونگ کے علاوہ باقی سارا جلکر راکھ ہو گیا ہے۔

یہ امر اور بھی رنجدہ ہے کہ پاکستانی فوجوں کے میجر جنرل محمد افتخار خان۔ ان کی بیوی اور بچہ کل جب فضائی اڈے پر سے روانہ ہونے تو فوجیوں اور ان کے دیگر مداحوں نے آپ کو الوداع کہا۔ اور آپ پر پھولوں کی افشانی کی تھی۔ اور بریگیڈیر شیر خان جو اب میجر جنرل بنا دیئے گئے ہیں محض میجر جنرل محمد افتخار خان کی صحبت کی کشش ہی سے ان کے ساتھ کراچی کے لئے سوار ہو گئے تھے۔

آج بعد دوپہر وزارت دفاع کے ایک اعلان میں اس حادثہ جانگداز پر اظہار افسوس و معذرت کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھا دیا گیا ہے۔ احترام کے طور پر کراچی میں جو بین الاقوامی صنعتی نمائش ہو رہی تھی وہ دو دن کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

فلمسازوں کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اہانت سے روکا جائے۔

جماعت احمدیہ کراچی کا احتجاجی ریزولیوشن

کراچی ۱۳ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کراچی نے حسب ذیل احتجاجی ریزولیوشن پاس کر کے اس کی نقول گورنر جنرل پاکستان آنریبل وزیر اعظم پاکستان۔ امریکی سفیر۔ برطانوی ہائی کمشنر۔ بیرونی ممالک کے تمام سفراء مقیم پاکستان وزارت داخلہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ارسال کی ہیں۔

جماعت احمدیہ کراچی کو روزنامہ ڈان میں یہ خبر پڑھ کر کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی زندگی کی ایک فلم تیار کر کے امریکہ اور برطانیہ میں دکھائی جانے والی ہے سخت صدمہ پہونچا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک اسلام کی مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچا ہے۔ جماعت احمدیہ فلمسازوں کے اس اقدام پر جس سے مسلمانان عالم کے عقیدت مندانہ مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچا ہے سخت احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ وہ اس سخت توہین آمیز اقدام کو عملی جامہ پہنانے سے قبل ہی رکوا دے۔

— راولپنڈی ۱۳ دسمبر۔ مہاجرین کشمیر کے ایک عظیم الشان جلسے نے چوہدری غلام عباس سے مسلم کانفرنس کی صدارت دوبارہ قبول کرنے کی درخواست کی۔ اور سردار محمد ابراہیم کی حکومت پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ (اسٹار)

آسٹریلیا کا مطالبہ

لنڈن ۱۳ دسمبر۔ سڈنی سے موصول شدہ اطلاع کے مطابق آسٹریلیا کے نئے وزیر اعظم مسٹر منزیز سب سے پہلا کام یہ کرنے والے ہیں۔ کہ وہ برطانیہ کی حکومت سے کہیں گے۔ کہ دولت مشترکہ کی ایک اقتصادی کانفرنس منعقد کی جائے اس میں آسٹریلیا ڈالر کے مسئلہ کے متعلق ایک نئی اور زیادہ پر زور کارروائی کی تجویز پیش کرے گا۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کولمبو کانفرنس میں شریک نہیں ہوگا

لنڈن ۱۳ دسمبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان اور وزیر خارجہ تو قطعی طور پر کولمبو میں جنوری میں منعقد ہونے والی دولت مشترکہ کی اہم کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ اور اس مقصد کے لئے کسی دوسرے وزیر کو بھی شاید ہی فارغ کیا جا سکے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ تقریباً کولمبو کانفرنس ہی کے دنوں سے جنوبی افریقی پارلیمنٹ کا بہت ہی اہم اجلاس شروع ہونے والا ہے۔ یونین میں جہاں حکومت کے دوٹوں کی بہت ہی تھوڑی اکثریت ہے کم از کم چار متنازع مسائل پر بحث ہوگا۔ ایک مسئلہ تو ایک کروڑ پاؤنڈ کے اس قرضہ کا ہے جو حال ہی جنوبی افریقی حکومت نے لنڈن میں جاری کیا تھا جو ناکام رہا۔ (اسٹار)

وزیر مالیات لاہور آرہے ہیں

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات و معاشیات حکومت پاکستان ہفتہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو مختصر دورہ پر لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ موصوف اس دن پاک ایرویز کے جہاز پر صبح ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر لاہور پہونچیں گے۔ ان کے موجودہ پروگرام کے مطابق آپ ۱۸ دسمبر کو ایک دن لاہور میں ٹھہر کر ۱۹ دسمبر کو شام کے چھ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لاہور میں ۱۲۸ فیروز پور روڈ میں قیام فرمائیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۵۱ء

وہ دن گئے ....

مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر "الاعتصام" گوجرانوالہ الاعتصام کی اشاعت جمعہ ۹؍ دسمبر ۱۹۵۱ء کے مقالہ افتتاحیہ میں فرماتے ہیں:۔

"پھر جذبات کے لحاظ سے بھی اتنی دوئی کہ آپ جن باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ وہ ان کے لئے مطلق خوشی کا سبب نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں خالص اسلامی نظام رائج ہو۔ مگر قادیانی اخبارات نے ہمیشہ اس رائے کی مخالفت کی۔"

ایسا سفید جھوٹ اس بے باکی کے ساتھ شاید ہی کوئی بولنے کی جرأت کرے۔ اس لئے ہمارا پہلا جواب تو یہی ہے۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کیا مولوی محمد حنیف صاحب کسی احمدی اخبار کا ایک بھی حوالہ پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے یہ نکلتا ہو۔ کہ احمدیوں نے پاکستان میں خالص اسلامی نظام رائج کرنے کی مخالفت کی ہے۔ وہ لوگ جو انگریزی راج میں بھی سختی سے شریعت کے پابند رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ پاکستان میں خالص اسلامی نظام کے مخالف ہیں۔ کتنی شرمناک جسارت ہے۔ قانون پیشہ اصحاب جانتے ہیں۔ کہ جب بڑے بڑے علماء کہلانے والے لوگ اپنے ذرا سے مالی فائدہ کے پیش نظر عدالتوں میں اپنے تئیں رواج کا پابند ثابت کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ اس وقت بھی احمدی شریعت کے مطابق عمل کرتے رہے ہیں۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو۔ تو ڈپٹی گن صاحب کے رواج عام کو پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ جس میں ایک حوالہ صاف صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ "قادیان کے مغل" یعنی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام وراثت میں شریعت کے پابند ہیں۔

پھر انگریزی راج میں جو شریعت کا قانون بنا تھا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ بھی احمدیوں ہی کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالے کی انتھک کوشش کے نتیجہ میں بنا تھا۔ آپ مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہی ہیں۔ اور احمدیوں کو اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کو صرف اپنا فرض سمجھ کر ادا کرتے رہے ہیں۔ حیرانی صرف یہ ہے کہ آپ لوگ جنہوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی کبھی خرچ نہیں کیا۔ اور جب تک پاکستان نہیں بنا۔ اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور اسکو "جنت الحمقا" کا مقدس نام دیتے رہے ہیں۔ آج جبکہ وہ بن گیا ہے۔ تو آپ سب سے پہلے اس کو اپنی آبائی جاگیر سمجھ کر اس پر اپنی واحد ملکیت بلاشرکت غیرے جتا رہے ہیں۔

آج آپ چاہتے ہیں۔ کہ اس "جنت الحمقا" پر آپ جیسے خوں آشام سیاسی ملاؤں کا اقتدار قائم ہو جائے۔ بیشک احمدی ہر شریف النفس انسان کے ساتھ ایسا خونی راج پاکستان تو کیا ایک چپہ زمین پر بھی حتی الوسع قائم نہیں ہونے دیں گے۔ اور انشاء اللہ خدائے رحمان و رحیم کی اس زمین کے ایک چپہ پر بھی اب ایسا خونخوار راج ہرگز قائم نہیں ہو سکے گا۔ وہ دن گذر گئے۔ جب سیاسی ملا بے گناہوں کا خون پینے کے لئے شریعت کے احکام کو اپنی شنیع خواہشات کی تکمیل کا پردہ بناتے تھے۔ اور قرآن کریم کی مقدس آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سنت کو خونریزی اور فساد انگیزی کے جواز کے لئے محرف کر لیتے تھے۔ اور اپنی منگھڑت تاویلیں کر لیا کرتے تھے۔

مولوی صاحب یاد رکھیئے۔ پاکستان پر مودودیوں اور محمد حنیفوں کا منگھڑت اسلامی نظام کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالے کی غیرت اب گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ اس کے کلام پاک اور اس کے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مقدسہ کی آپ عملاً اب بھی ہتک کریں۔ جس طرح آپ تحریر و تقریر سے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اب برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ جو الزام آپ اس کے پاکوں پر لگاتے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے خدا تعالے کی حکومت قائم کرنے کے لئے بلاوجہ غیر مسلم حکومتوں پر حملے کئے۔ اور محض اسلام ترک کرنے کی بناء پر بلاوجہ بے گناہوں کو قتل کیا۔ اس الزام کو ہمیشہ کے لئے اسلام کے دامن پر چسپاں کرنے کے لئے سیاسی ملاؤں کو پھر کھلا موقع دے۔ اور سب سے بڑی اسلامی ریاست کی عنانِ حکومت ان کے ہاتھوں میں دے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ انشاء اللہ اب کبھی نہیں ہوگا۔

ہمیں اس کا پورا پورا یقین ہے۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اب ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالے نے اس زمانہ کے امام اس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما دیا ہے۔ جس کے متعلق مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہوئی ہے کہ "یضع الحرب" وہ دینی خونریزی کو موقوف کر دیگا۔ یعنی وہ اس خونریزی کو روک دیگا۔ جو سیاسی اور درباری ملاؤں کے اشاروں پر ہوتی رہی ہے۔ اللہ تعالے نے ان کو بہت ڈھیل دی۔ مگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ یہاں تک کہ اب بھی جبکہ ان کو بے دست و پا کر دیا گیا ہے۔ وہ تحریر و تقریر سے اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حنیف "الاعتصام" کی اشاعت ۲؍ دسمبر والے مقالہ افتتاحیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اقلیت کی یہ رعایت بھی ان (احمدیوں) کے لئے بس ایک ناگزیر رعایت ہے جو نتیجہ ہے قانونی اضطرار کا۔ ورنہ خالص اسلامی عمل (؟) تو وہی ہے جو حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین (؟) کے مقابلہ میں اختیار کیا۔"

بے شک پہلے سیاسی ملاؤں نے خدا تعالے کے پاک انسان خلیفہ ارشد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے اعنہ پر عملاً بھی یہ الزام لگایا۔ مگر آئندہ ان سیاسی ملاؤں کو عملاً ایسا نہیں کرنے دیا جائیگا۔ ان کا زہر صرف ان کی زبانوں اور قلموں تک ہی محدود رکھا جائیگا۔ اور ان کی حسرتوں کی آگ کے شعلے ان کے دلوں سے ان کے دماغوں تک اور ان کے دماغوں سے ان کے دلوں تک ہی لپک لپک کر رہ جائیں گے۔ یہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور زمین پر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جس کا پہلے آسمان پر فیصلہ نہیں ہو چکتا۔

مولوی صاحب آپ۔ اس کو قانونی اضطرار کہہ لیں۔ مگر یہ اللہ تعالے کا فیصلہ ہے۔ اور جو اللہ تعالے کے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالے اپنے "قانون قدرت" کی چکی میں پیس کر رکھ دیتا ہے۔ امیر عبدالرحمٰن والئے افغانستان کے خاندان نے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی تھی کیا یاد ہے؟ شاتان تذبحان [illegible]
[illegible]
[illegible] پکار پکار کر نہیں کہہ رہا ہے۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

اب خونخوار سیاسی ملاؤں کا زمانہ لوٹ کر نہیں آسکتا۔ کبھی نہیں آسکتا۔ اب دنیا میں صرف خالص اسلامی نظام ہی قائم ہوگا۔ محبت۔ صلح۔ اور آشتی کا نظام۔ امن کا نظام۔ جس میں سب انسان خدا تعالیٰ کے بندے ہوں گے۔ جس میں اکثریتوں اور اقلیتوں کا جھگڑا نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اصطلاحیں خالص کافرانہ ہیں۔ حیرانی ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو یہ غیر اسلامی اصطلاحیں استعمال کر رہے ہیں۔ اپنے آپ کو خالص اسلامی نظام کا حامی خیال کرتے ہیں۔ خدا پاکستان کو ان سے اور اس نظام سے محفوظ رکھے۔ جس میں سیاسی باگ ڈور پھر ان سیاسی خونخوار ملاؤں کے ہاتھ میں آجائے۔ جو اس پاک سرزمین کو بے گناہوں کے خون سے بھر دیں گے۔

مولوی صاحب اگر پاکستان میں اسلامی نظام کا آپ کا تصور یہ ہے۔ کہ پاکستان کی عنانِ حکومت آپ جیسے سیاسی ملاؤں کے ہاتھ میں پھر آجائیگی۔ اور آپ بے گناہوں کو اختلاف رائے پر مرتد قرار دے دے کر ان کے قتل کے محضرنامے تحریر فرمایا کریں گے۔ تو اس خیال کو اپنے سر سے نکال دیجئے۔ ایسے فاشزم کی پاکستان میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ دنیا میں یہ سب سے بڑی اسلامی حکومت احراریوں اور مودودیوں کی ظاہرا مخالفت کے علی الرغم سب مسلمان کہلانے والے فرقوں کی متحدہ کوششوں سے معرض وجود میں آئی ہے۔ اور اس کا آئندہ قیام و استحکام بھی سب فرقوں کی متحدہ اور متفقہ کوششوں کے ساتھ وابستہ ہے نہیں نہیں۔ صرف پاکستان کا نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلامی کا قیام و استحکام مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں کی متحدہ اور متفقہ سعی و کوششوں سے وابستہ ہے۔ اس نازک وقت میں جو کوئی بھی اعتقادی اختلافات کی بناء پر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کا بلکہ تمام عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

آج کا مسلمان تفرقہ انگیزوں کی چالوں کو اور ان کے مقاصد کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ وہ سیاسی ملاؤں کے طول و عرض کو خوب پہچانتا ہے۔ اور وہ انکی بھی خوب شناخت کر سکتا ہے۔ جو اسلام کا حقیقی کام کر رہے ہیں۔ اب کھوکھلی شاندار تحریریں اور بے پیندا بلند بانگ تقریریں مسلمانوں کو دھوکا نہیں دے سکتیں۔ وہ بار بار آزما کر اب کافی تجربہ کار ہو چکے ہیں۔ وہ اب فریب کارانہ انشاپردازی اور شاعرانہ تعلیوں سے بہکائے نہیں جا سکتے۔ اور نہ چکنی چپڑی باتوں سے پھسلائے جا سکتے ہیں۔ وہ تو ٹھوس کام چاہتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جان گئے ہیں۔ کہ محض باتیں کون بناتا ہے۔ اور ٹھوس کام کون کر رہا ہے۔

مولوی صاحب آئیے میدان میں نکل کر کوئی ٹھوس کام کر کے دکھایئے۔ اب آپ اہلحدیث کو نہیں سمیٹ سکتے۔ یہ شیرازہ بری طرح بکھر چکا ہے۔ جن لوگوں نے اس طریق پر کام کرنا تھا۔ وہ کر چکے ہیں۔ یہ تحریک اب مردہ ہو چکی ہے۔ اس کو اب کوئی اکسیر دوبارہ زندہ نہیں کر سکتی۔ اب زندگی جہاں سے ملتی ہے وہیں سے ملے گی۔ آیئے اس آب حیات کا گھونٹ پیجئے۔ آپ زندہ ہو جیئے۔ اور دوسروں کو زندہ کیجئے۔ دنیا کے مردے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ سے خطاب

"میں نے اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے کارکنان کو نصیحت کی ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے فرائض کی بجا آوری میں غفلت سے کام لیتا ہے۔ تو اسے سزا دو۔ کیونکہ توجہ پیدا کرنے کے مختلف سامانوں میں سے ایک سامان ڈر بھی ہے۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور اسکی اشاعت کی ضرورت

(۱)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ اسلام مقیم سنگاپور)

انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ مخالف کے اعتراض سے بھی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ بسا اوقات مخالف ایک بات محض مخالفت کے جوش میں کر جاتا ہے۔ اس سے اسکی غرض محض اعتراض کرنا ہوتی ہے لیکن دوسرا شخص ایسے اعتراض کو سنکر اپنی کسی خامی کو دور کر لیتا ہے۔ پھر ضروری نہیں۔ کہ تمام مخالفین ایک ہی حال پر ہوں۔ بعض مخالف بھی بعد میں دوست بن جایا کرتے ہیں۔

ایک شخص نے ایک تبلیغی گفتگو کے دوران میں کہا۔ کہ "جب کوئی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ تب آپ لوگ اسکی اشاعت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جس وقت کوئی پیشگوئی بیان کی جاتی ہے۔ اس وقت اس کی اشاعت بہت کم کی جاتی ہے۔ دنیا میں بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس بات کی تحقیق کرتے ہیں۔ کہ فلاں امر کس اخبار میں کس سن میں اور کونسی تاریخ کو شائع ہوا۔ یا بیان کیا گیا۔ موجودہ زمانہ پراپیگنڈا کا ہے۔ اس زمانہ میں تو لوگ معمولی امور کے لئے بھی ایسے رنگ میں پراپیگنڈا کرتے ہیں جس سے چیز کی اہمیت لوگوں کے سامنے اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔"

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جو اپنے وقت پر ہی کھل سکتی ہیں۔ اور وقت سے قبل کوئی شخص ان کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان پیشگوئیوں کا ایسے حالات میں پورا ہونا اپنی ذات میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کا زبردست ثبوت ہے۔ جیسے مثلاً "آہ! نادر شاہ کہاں گیا" والی پیشگوئی۔ اور جو شخص ایسی پیشگوئی پر اعتراض کرتا ہے۔ وہ یقیناً اسکی اہمیت کو نہیں سمجھتا۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ بعض پیشگوئیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو شروع سے ہی لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ اور ہر شخص کی نظر اس طرف لگ جاتی ہے۔ کہ کب اور کس رنگ میں پیشگوئی میں بیان کردہ امور ظہور میں آتے ہیں۔

ایسی پیشگوئیوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ انہیں بار بار اور کثرت سے شائع کیا جائے۔ تا ان کا پورا ہونا زیادہ سے زیادہ لوگوں پر حجت پوری کر سکے۔ اور ان میں سے جو سعید ہوں۔ ان کی ہدایت کا موجب بن سکے۔ ایسی پیشگوئیوں میں سے مصلح موعود کی پیشگوئی بھی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر بہت زور دیا۔ اور یہاں تک فرمایا کہ "زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ لیکن اس پیشگوئی کا ٹلنا ممکن نہیں (صحیح الفاظ یاد نہیں)

اس پیشگوئی کی کثرت اشاعت کا ثبوت اس امر سے مل جاتا ہے۔ کہ جب کثرت اشاعت کے بعد لڑکی پیدا ہوئی۔ تو مخالفوں میں ایک شور برپا ہو گیا۔ کہ نعوذ باللہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی تحدی سے مخالفین کے اعتراضات کو باطل کیا۔ اور فرمایا پیشگوئی میں یہ کہیں ذکر نہیں۔ کہ اب جو بچہ ہوگا۔ وہی موعود ہوگا۔

اس کے بعد بشیر اول پیدا ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ اس وقت پھر مخالفوں نے شور مچایا۔ اس پر حضور نے سبز اشتہار کے ذریعہ ان کے اعتراضات کی قلعی کھولی۔ اور پھر تصریح سے بیان فرمایا۔ کہ اپنی میعاد کے اندر وہ موعود لڑکا ضرور پیدا ہوگا۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا۔ جب پیشگوئی میں بیان کردہ امور عملاً اس مولود کی ذات میں ظاہر ہوئے۔ چنانچہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" کے الفاظ اپنی پوری شان میں اس وقت پورے ہوئے۔ جب بادلوں کی کڑک اور گرج کے بعد پچیس سالہ نوجوان کے سپرد وہ کام کیا گیا۔ جو اپنے دور رس نتائج کے لحاظ سے نہ صرف اس وقت دنیا میں سب سے اہم ہے۔ بلکہ جس کی اہمیت کے مقابلہ میں دنیا کے موجودہ تغیرات کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

اس کے بعد پھر وہ وقت آیا۔ جب اللہ تعالےٰ نے خود حضرت اقدس کو اطلاع دی۔ کہ حضور ہی وہ وجود ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی نے قبل از وقت اطلاع دی تھی۔ حضور کی یہ رؤیا شائع ہو چکی ہے۔ اور اس میں دنیا میں آنے والے بعض اہم تغیرات کی اطلاع دی گئی ہے۔ یہ تغیرات کس رنگ میں ہوں گے۔ اس کا پورا علم تو جبھی ہوگا۔ جب یہ واقعات رونما ہو جائیں گے۔ کہ جن لوگوں کو قبل از وقت اس پیشگوئی کے مضمون سے واقفیت ہوگی۔ یقیناً بعد میں ان کے ایمان اس سے مزید جلا حاصل کریں گے۔ اور جنہوں نے ابھی تک اسے قبول نہیں کیا۔ ان میں سے سعید طبع اپنے وقت پر پہچان لیں گے۔

یقیناً دنیا میں تغیرات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور دنیا میں بڑے بڑے لوگ بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن تغیرات کا ہونا اور بات ہے۔ اور اس کے متعلق پہلے سے خبر دیا جانا اور بات۔ اسی طرح سے بڑا آدمی ہونا یا غیر معمولی قابلیتوں کا مالک ہونا کوئی خاص بات نہیں۔ دنیا میں ایسے لوگ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن پیدائش سے پہلے کسی کی ذات کے متعلق ایسے امور کا بیان کرنا اور پھر ان کا پورا ہو جانا ایک زبردست ثبوت ہستی باری تعالیٰ کا ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس پیشگوئی میں کئی ایک امور ہیں۔ جو اپنی ذات میں بھی نشان ہیں۔ اور ان کا مجموعہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مثلاً

اول۔ خود لڑکے کا پیدا ہونا۔ دنیا میں لڑکے پیدا ہوتے ہی ہیں۔ لیکن کوئی شخص حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ فلاں کے گھر میں ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ ہو سکتا ہے۔ کوئی اولاد بعد میں پیدا نہ ہو۔ ہو سکتا ہے۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں۔ پھر میعاد مقررہ کے اندر لڑکے کا پیدا ہونا ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ شرط ہے۔ کہ وہ لڑکا عمر پانے والا ہو۔ پھر ہو سکتا ہے۔ کہ لڑکا پیدا ہو۔ میعاد کے اندر پیدا ہو۔ مگر بعد میں فوت ہو جائے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جلدی نہ مرے۔ لیکن اس وقت سے پہلے مر جائے۔ جب ان امور کے پورا ہونے کا زمانہ آئے۔ جو اس کی ذات سے متعلق ہوں۔

پھر اس کی ذات کے متعلق بعض اہم امور بیان کئے گئے ہوں۔ ایک شخص کی موجودہ حالت کو دیکھ کر بے شک بعض لوگ قیاس کر سکتے ہیں۔ کہ فلاں شخص ایک غیر معمولی قابلیت کا مالک ہوگا۔ لیکن یہ بھی قیاس ہی ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ پورا بھی ہو جائے۔ دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والوں میں سے کتنے ہیں جنہوں نے قبل از وقت قطعی اور یقینی الفاظ سے دعویٰ کیا ہو۔ کہ ہم ایسا کریں گے۔ یا ان کے زمانہ کے لوگوں نے قبل از وقت یہ کہا ہو۔ لیکن بہرکیف اس بات میں کسی حد تک قیاس کو ضرور دخل ہو سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص کسی زمانہ میں غیر معمولی شخص ہوگا۔ لیکن کسی ایسے بچے کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ اس لئے ایسے شخص کی ذات میں اگر وہ امور بیان کردہ پورے ہوں۔ تو یقیناً وہ اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ اس دنیا میں ایک قادر اور ارادہ رکھنے والی ہستی موجود ہے۔

پیشگوئی میں حضرت امیر المومنین کے متعلق جو امور بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ میں اس وقت صرف اس امر کو لے رہا ہوں۔ کہ قبل از وقت ایسے امور کا بیان کیا جانا اور پھر اس موعود شخص کی ذات میں ان امور کا اس رنگ میں پورا ہونا کہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ یقیناً ہستی باری تعالےٰ کا زبردست ثبوت ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ حضور سے قبل لڑکی کا پیدا ہونا خود پیشگوئی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ہو سکتا ہے لڑکی ہی پیدا ہو۔ اور آئندہ لڑکیاں ہی پیدا ہوتی رہیں۔ اگر محض قیاس کو دخل ہو۔ تو قیاس یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ لڑکا ہونے ہی نہ پائے۔

پھر اس کے بعد لڑکے کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا بھی خود پیشگوئی کی وقعت کو بڑھانے والی چیز ہے۔ یہاں پھر یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اگر محض قیاس ہی ہوتا۔ تو لڑکا پیدا ہو کر فوت ہو جاتا۔ اور جس طرح سے پہلے ایسا ہو گیا۔ بعد میں بھی ایسا ہو جاتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک قادر ہستی موجود ہے۔ جو امور میں تصرف کرتی ہے۔ اور محض عام قانون قدرت ہی دنیا میں رونما نہیں کرتی۔ بلکہ جب وہ چاہتی ہے عام قانونِ قدرت میں اپنی مرضی سے تغیر پیدا کر دیتی ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ ایک خاص عرصہ بعد جا کر مبارک احمد مرحوم ۸ سال کی عمر میں وفات پا جاتے ہیں۔ ان کا وفات پانا بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ ہو سکتا ہے جس بچہ کے متعلق وعدہ دیا گیا ہو وہ بھی چند سال زندہ رہ کر فوت ہو جائے۔ اور یقیناً ایسا ہی ہوتا اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت نہ ہوتی۔ پس صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا اس عمر میں فوت ہونا خود اپنی ذات میں اس امر کا ثبوت تھا کہ پسر موعود کا نہ صرف عمر پانا بلکہ لمبی عمر پانا ایک قدرت رکھتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی پیدائش ۹ سال کی میعاد کے بعد ہوئی تھی۔

پھر اس کے علاوہ ایک یہ امر بڑا تعجب خیز اور غیر معمولی ہے کہ مصلح موعود کی ذات میں جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض عام طور پر ایک جگہ جمع نہیں ہوا کرتیں۔ مثلاً یہ تو ممکن ہے کہ ایک شخص ظاہری علوم میں عالم ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اس درجہ عالم ہو۔ کہ اس کے متعلق کہا جا سکے کہ وہ علوم سے پر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک شخص باطنی علوم میں دسترس رکھتا ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اس درجہ کی اہلیت کا مالک ہو۔ کہ اس پر یہ الفاظ صادق آسکیں کہ وہ باطنی علوم سے پر ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب اس امر کو دیکھا جائے۔ کہ مصلح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ

"وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا جائے گا" یعنی نہ صرف یہ کہ اسے دونوں قسم کے علوم حاصل ہوں گے جو عام طور پر نہیں ہیں۔ کیونکہ عام طور پر اگر ایک انسان ایک لائن میں بڑھا ہوا ہے۔ تو دوسری لائن میں ضرور نقص آ جاتا ہے۔ یا وہ دونوں دونوں سے ہی تھوڑا تھوڑا حصہ رکھتا ہے۔ بلکہ وہ دونوں میں اپنے نقطہ کمال کو پہنچا ہوا ہو۔

پھر واقعات نے خود ان امور کو ثابت کر کے دکھا دیا ہے۔ جس کے لئے کسی بیان کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اب یہ ایک بدیہی امر بن چکا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ اور بیوی بعارضہ بخار شدت سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ محمد صدیق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمد الدین صاحب کا نکاح میری بھتیجی عزیزی فرخ سلطانہ بنت بابو غلام رسول صاحب خلف چابکسوار ان کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۷/۱۱/۴۹ کو مولوی برکت علی صاحب لائق نے مسجد احمدیہ لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے آمین

دعا گو:۔ میاں بشیر محمد مہاجر ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور حال شام نگر۔ لاہور

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

سولہ سو (۱۶۰۰) میل کا تبلیغی سفر۔ دو ہزار (۲۰۰۰) سے زائد افراد تک پیغام احمدیت۔ دس ہزار (۱۰۰۰۰) ٹریکٹوں کی طباعت۔

پانچ ہزار (۵۰۰۰) کی تقسیم۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد۔ احمدیہ فضل عمر سکول کا اجراء۔ ۲۵۰ تبلیغی خطوط۔ خدام الاحمدیہ کے کارنامے۔

رپورٹ بابت ماہ جولائی۔ اگست و ستمبر ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی واقف زندگی انچارج احمدیہ مشن شمالی نائیجیریا)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

نائیجیریا رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کے لگ بھگ ہے اتنے بڑے وسیع ملک میں ہم تین (۳) پاکستانی مبلغ اور دو (۲) افریقن مبلغ برسرپیکار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں کہ کب یہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہو کر احمدیت کے جھنڈے تلے صلح و آشتی کی زندگی بسر کریں۔ مخالفین کی کثرت سے ہم بالکل نہیں ڈرتے کیونکہ احمدیت کا غلبہ آسمانی ذرائع سے مقدر ہے نہ کہ زمینی ذرائع سے اور ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ صداقت کی تلوار انہیں ایک نہ ایک دن ضرور نیچا دکھائے گی۔ اسی سلسلہ میں رپورٹ نائیجیریا مشن بابت ماہ جولائی۔ اگست و ستمبر ۱۹۴۹ء ہدیہ ناظرین ہے یہ وسیع ملک انتظام کے لحاظ سے تین حلقوں میں منقسم ہے (۱) لیگوس مشن۔ جس کے انچارج برادرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی ہیں۔ لیگوس مشن کے علاوہ آپ نائیجیریا بھر کے انچارج اور امیر ہیں (۲) ایلیفے مشن جس کے انچارج برادرم محترم مولوی سید احمد شاہ صاحب ہیں (۳) زاریہ مشن اس میں خاکسار راقم الحروف کام کرتا ہے۔

لیگوس مشن

لیگوس مغربی افریقہ میں اخبارات و رسائل کا مرکز ہے نیز سیاسیات کی آماجگاہ ہے۔ برادرم سیفی صاحب جن میں قدرتاً صحافت کی طرف میلان ہے۔ اس فضا میں بفضل خدا نمایاں کام کر رہے ہیں۔ اخبارات کے ایڈیٹروں نیز عملہ کے دوسرے کارکنوں سے ان کے وسیع تعلقات ہیں۔ ان تعلقات کی وجہ سے بہت دفعہ مقامی اخبارات میں اسلام اور احمدیت کا ذکر آتا رہتا ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک درجن سے زائد مضامین ان کے شائع ہوئے۔ جلسہ سالانہ منعقدہ لیگوس کی مفصل رپورٹ۔ مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات۔ احمدیہ فضل عمر سکول کا افتتاح۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی مختلف اخبارات نے شائع کیں۔ نیز بچوں کے نام ان کا ایک پیغام شائع ہوا۔

جلسہ سالانہ:۔ ۱۳، ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کو نائیجیریا میں پہلا جلسہ سالانہ بمقام لیگوس منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں اخبارات میں اعلان کرایا گیا۔ پھر ایک بڑا پوسٹر شائع کرا کے جماعتوں کو ارسال کیا گیا نیز لیگوس میں نمایاں مقامات پر چسپاں کر دیا گیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا پروگرام بصورت ہینڈ بل اور دعوتی کارڈ شائع کرائے اس جلسہ سالانہ کی مفصل رپورٹ احباب الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

مجلس شوریٰ:۔ جلسہ سالانہ کے دونو دنوں میں مجلس شوریٰ کے اجلاس احمدیہ ہال میں ہوئے۔ لیگوس کا احمدیہ ہال ماشاء اللہ اچھا خاصہ وسیع ہے۔ جس میں کم و بیش ساٹھ ستر کرسیوں کا انتظام ہو سکتا ہے اس مجلس شوریٰ میں ساٹھ نمائندگان شامل ہوئے۔ اس میں خاص طور پر احمدیہ اخبار اور احمدیہ سکول جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سکول کے لئے نمائندگان جماعت نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے چندے لکھوائے سکول تو بفضل خدا شروع ہو چکا ہے۔ اخبار کے اجراء کیلئے انتظامات ہو رہے ہیں۔

احمدیہ فضل عمر سکول:۔ نائیجیریا میں احمدیہ سکول کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ابتدائی پرائمری سکول جاری کیا گیا ہے۔ فی الحال موزون عمارت نہ ملنے کی وجہ سے یہ سکول احمدیہ مسجد میں شروع ہوا ہے۔ سکول کے لئے موزوں عمارت کی تلاش ہو رہی ہے کہنے کو تو یہ سکول پرائمری سکول ہے۔ لیکن اساتذہ کی تنخواہ۔ بچوں کے ڈیسکس اور فیس کے لحاظ سے مڈل سکول سے کم نہیں ہے۔ ہر ایک بچہ کیلئے علیحدہ کرسی اور علیحدہ ڈسک ہے۔ کیونکہ یہ ملک ہندوستان کی نسبت مغربیت کا بہت زیادہ شکار ہوا ہے۔ اس لئے کئی باتوں میں یہاں کا سٹنڈرڈ پاکستان اور ہندوستان سے بہت بڑھ کر ہے۔ سکول کے انتظام کے سلسلہ میں سیفی صاحب متعدد ماسٹر صاحبان سے ملے۔ ایک عیسائی سکول سے بھی معلومات حاصل کیں۔ خاکسار بھی ان کے ہمراہ تھا۔ معائنہ کے بعد مجھ پر یہ اثر ہے کہ یہاں کا طریق تعلیم پاکستان کے طریق تعلیم سے بہت زیادہ بہتر بنانے میں ان ممالک کے تجربے سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خدام الاحمدیہ:۔ نوجوانوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کے لئے سیفی صاحب خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں کوشاں ہیں ہفتہ وار اجلاسوں کے علاوہ عید الفطر کے موقعہ پر خدام کی ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔ اسی سلسلہ میں ناظرین الفضل خدام الاحمدیہ لیگوس کی پکنک بمندر کے کنارے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ پبلک لائبریری کے دو نوجوان کارکن مزید تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان دونوں عیسائی نوجوانوں کو الوداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ ایڈریس میں سلسلہ احمدیہ کا تعارف اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد بتائے گئے۔ نیز اس موقعہ پر مشن کی طرف سے سلسلہ کی بعض کتب ان دونوں حضرات کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

یوم التبلیغ:۔ مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۹ء کو نائیجیریا بھر میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس موقعہ پر سیفی صاحب نے دس ہزار کی تعداد میں اشتہار متعلقہ قبر مسیح ناصری چھپوایا۔ جو یوم تبلیغ کے دن پانچ ہزار کی تعداد میں لیگوس اور دوسری احمدیہ جماعتوں میں تقسیم کر کے مختلف گروپوں کو بھجوایا گیا۔ اس دن پندرہ پونڈ کے قریب سلسلہ کی کتب فروخت ہوئیں۔

متفرقات:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سیفی صاحب نے عربی رسالہ دعوۃ الاحمدیہ نائیجیریا کے تمام بڑے بڑے مسلم چیفوں کو بھجوایا۔ ویسٹ انڈیز سے ایک ڈاکٹر صاحب لیگوس تشریف لائے ہوئے ہیں صداقت کی تلاش میں کئی دفعہ سیفی صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی۔ سلسلہ کی کئی ایک کتب بھی مطالعہ کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ لنڈن سے احمدیت کے متعلق شائع ہونے والی کتاب کے لئے نائیجیریا میں احمدیت پر مختصر کوائف لکھ کر بھجوائے۔ اسی طرح نائیجیریا میں کتاب WHO'S WHO کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں مکرم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق امیر اور محترم سیفی صاحب دونو کا ذکر ہے۔ اس عرصہ میں پانچ پبلک لیکچر دئیے اور انفرادی تبلیغ بھی کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو بارآور فرمائے۔ لیکچروں اور انفرادی تبلیغ کے ذریعہ انہوں نے ۷۵۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ ۱۵۰ سے زائد تبلیغی خطوط لکھے۔

ایلیفے مشن

ایلیفے کا شہر بہت پرانا شہر ہے۔ قدیم باشندوں کا خیال تھا کہ انسان کی ابتداء اس شہر سے ہوئی ہے میں نے خود بھی یہ شہر دیکھا ہے واقعی بہت پرانا معلوم ہوتا ہے۔ برادرم مکرم مولوی سید احمد شاہ صاحب اس مشن کے انچارج ہیں۔ آپ ایلیفے جماعت کے علاوہ مزید چھ جماعتوں کے بھی انچارج ہیں شاہ صاحب موصوف ماشاء اللہ پوری تندہی سے جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ آپ ہر روز صبح قرآن کریم کا درس اور مغرب کے بعد فتاویٰ احمدیہ کا درس دیتے رہے۔ درس کے اختتام پر احباب جماعت بعض حل طلب مسائل دریافت کرتے ہیں۔ یہ درس و تدریس کا سلسلہ جماعت کیلئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ احباب کی دینی مسائل سے واقفیت بڑھ رہی ہے۔

تبلیغی دورے:۔ اس عرصہ میں آپ نے چار سو میل کا سفر کیا۔ احمدیہ جلسہ سالانہ منعقدہ لیگوس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر آپ نے برکات خلافت کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ اس کے علاوہ آپ نے درس تفسیر کبیر بھی مسجد احمدیہ لیگوس میں کیں۔ اور ایک عربی لیکچر پبلک میں دیا۔ لیگوس کی مقامی جماعت میں سے ایک صاحب مسٹر بالاغون سیکرٹری تعلیم و تربیت نے شاہ صاحب موصوف کی تقریر کا ترجمہ مقامی یوروبا زبان میں کیا۔ دوران قیام لیگوس میں آپ مدرسہ احمدیہ میں روزانہ ایک گھنٹہ طلباء کو پڑھاتے رہے۔ لیگوس سے واپسی پر گاڑی کے سفر کے دوران میں آپ کی ملاقات ASABA کرسچن کالج کے تین طلباء سے ہوئی۔ ان طلباء نے پہلی مرتبہ قبر مسیح ناصری علیہ السلام کے حالات پڑھے جس سے ایک عرصہ تک محو حیرت رہے لیکن جملہ حالات بتلانے پر انہیں اور زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ انہوں نے ان دوستوں کو بھجوانے کے لئے مزید لٹریچر حاصل کیا۔ جب آپ EDE سٹیشن پر پہنچے جو ایلیفے جانے کے لئے ریل کا آخری اسٹیشن ہے۔ تو آپ نے اہالیان شہر کو پیغام حق پہنچانے کے لئے یہاں ایک دن قیام کیا۔ اور اس دوران میں پبلک کے علاوہ شہر کے چیف مسجد کے چیف امام اور ٹریننگ کالج کے پرنسپل صاحب سے ملے۔

دوسرے دورہ میں آپ چار قصبات ILESHA · OGHU · OBADI · AKOWE گئے۔ خصوصاً ILESHA بڑا بھاری تجارتی مرکز ہے ان قصبوں میں آپ نے لاری پارکوں اور بازاروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ آپ نے بعض لاریوں پر ٹریکٹ چسپاں بھی کر دئیے۔ الغرض ایک وسیع حلقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

ڈسٹرکٹ آفیسر کو تبلیغ:۔ پاکستان۔ ہندوستان برما سیلون اور فلسطین وغیرہ ممالک کے آزاد ہونے سے بھاری تعداد میں انگریز ملازمین کو کام سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ مغربی افریقہ میں ان کے لئے کافی کھپت کی گنجائش ہے۔ نائیجیریا بوجہ سب سے بڑی کالونی ہونے کے ایک کثیر مقدار کا مستحق ہے۔ اس لئے بیسیوں انگریز ملازمین اردو جاننے والے اس ملک میں ملنے لگے ہیں۔ حسن اتفاق سے ایبنے کا ڈسٹرکٹ آفیسر ان میں سے ایک ہے۔ ایک دفعہ اچانک شاہ صاحب کی ملاقات ان سے ہوئی۔ وہ بڑی محبت سے پیش آئے۔ بنگلہ پر آنے کی دعوت دی۔ ایک دفعہ وہ خود احمدیہ دار التبلیغ میں بمع بیگم صاحبہ تشریف لائے۔ انگریزی تفسیر القرآن مطالعہ کیلئے دی گئی۔ اس تفسیر کے وہ بہت مداح ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس تفسیر کا لکھنے والا یقیناً بہت ذہین اور عالم شخص ہوگا۔ اللہ تعالےٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

شہر کے معزز حضرات بنک کے مینیجر، پوسٹ ماسٹر چیف۔ سکول کے اساتذہ۔ ہسپتال کے ملازمین۔ اوڈو ڈووا کالج کے طلباء زیر تبلیغ ہیں۔ متلاشیان صداقت دن بدن زیادہ دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں

بیعت:۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اوڈو ڈووا کالج کے ایک طالب علم جو مدت سے زیر تبلیغ تھے اس عرصہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے اور انہیں مزید طلباء کی ہدایت کا موجب بنائے۔

ٹی پارٹی:۔ ایبنے کے ایک معزز عہدہ دار تبدیلی پر جا رہے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے انہیں ٹی پارٹی مسجد احمدیہ میں دی گئی۔ دیگر معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر شاہ صاحب نے ایڈریس میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کرکے دکھایا کہ کس طرح اسلام کے تمام اصول ایک مضبوط چٹان پر قائم ہیں۔ جس کا مقابلہ دوسرا کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

زاریہ مشن

زاریہ میں خاکسار روزانہ صبح و شام قرآن کریم اور حدیث صحیح بخاری کا درس دیتا رہا۔ بعض خاص خاص مسائل پر تفصیل سے بحث کی جاتی رہی۔ اس عرصہ میں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف خاص توجہ دی۔ خدا کے فضل و کرم سے کئی ایک احباب قرآن کریم پڑھنا سیکھ گئے ہیں۔ دوسرے بعض یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے ایک الگ کلاس کا انتظام کیا گیا جس میں تحت اللفظ ترجمہ سکھایا۔ لیکن دورہ پر جانے سے اس میں ناغہ ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا ہوا ہے جس کے ذریعہ اب تک دس سے زائد بچے قرآن کریم پڑھ چکے ہیں اور بیس کے قریب (اس وقت زیر تعلیم ہیں۔

اب اس مدرسہ میں مسٹر محمد یوسف جمی صاحب بچوں کو پڑھاتے ہیں۔

تبلیغی دورے:۔ اس عرصہ میں خاکسار نے بارہ سو میل کا سفر کیا۔ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لیگوس گیا۔ راستہ میں تمام ریلوے جنکشن اور اہم سٹیشنوں پر لٹریچر تقسیم کیا۔ جلسہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ انصار الدین عربک سوسائٹی میں دو تقریریں کیں۔ علاوہ ازیں دو پبلک لیکچر اور ایک عربی تقریر مسجد احمدیہ میں کی۔ لیگوس میں قیام کے دوران میں قرآن کریم اور حدیث کا درس دیا۔ مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو پڑھاتا رہا۔ مشن ہاؤس میں جماعتوں سے خط و کتابت کا کام میرے سپرد تھا۔ برادرم محترم سیفی صاحب کے ذریعہ پبلک لائبریری لیگوس۔ اخبارات کے کارکنوں اور پریس کے منیجروں سے تعارف حاصل ہوا۔ اکثر اوقات عصر کے بعد سمندر کے کنارے تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔

اجڑے کا سفر:۔ اجڑے کا قصبہ لیگوس سے بیس میل کی مسافت پر سمندر کے کنارے ہے اس جگہ بفضل خدا ایک مخلص احمدیہ جماعت قائم ہے۔ خاکسار دو دن کے لئے اس جماعت میں گیا۔ ان دو دنوں میں شہر کے چیف۔ مقامی جج۔ ڈسپنسری کے انچارج سکولوں کے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحبان سے ملا۔ یہاں پر ایک مسلم سکول اور ایک عیسائی سکول ہے ان دونوں سکولوں میں انچارج صاحبان کی خواہش پر تقریریں کیں۔ اپنے رواج کے مطابق طلباء نے لیکچر کے اختتام پر بینڈ سے اظہار خوشنودی کیا۔ مسلم سکول میں کتاب لائف آف محمدؐ لائبریری کے لئے دی۔ کرسچن سکول کے اساتذہ کو کافی لٹریچر دیا۔ یہاں پر ہمارے مخلص احمدی دوست مسٹر ڈنالا نے احمدیہ سیرک سکول جاری کیا ہوا ہے۔ جب میں اس سکول کے معائنہ کیلئے گیا تو یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی کہ طلباء کو قرآن کریم اور نماز جاننے کے علاوہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ والی چہل حدیث ساری کی ساری زبانی یاد ہے۔ علاوہ ازیں نہایت موزوں عربی عبارتیں بطرز سوال و جواب یاد ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ واقعی بہت ہمت اور محنت سے پڑھا رہے ہیں۔ سمندر کے کنارے میٹھے پانی کے چشمے ہیں جو کہ قصبہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔

زاریہ میں اقامت کے دوران میں متواتر صبح و شام تبلیغ کیلئے گیا۔ شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے ہر روز نئے حلقہ میں جاتا رہا۔ ارد گرد کے دیہات اور نئی آبادی میں جا کر پیغام احمدیت پہنچایا۔ اس عرصہ میں ایک ہزار سے زائد افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی خبر دی۔ ایک سو کے قریب خطوط لکھے۔

بالآخر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ [illegible]

تحریک جدید کے متعلق نوجوانان جماعت کی ذمہ داری

ہماری دوسری نسل پہلی نسل سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا فرزندان احمدیت سے ضروری ارشاد

"میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور جو پہلے سے اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ وعدہ لکھائیں۔ اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں

میں جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ لاہور کے رہنے والے ہوں یا امرت سر کے۔ سیالکوٹ کے رہنے والے ہوں یا گجرات کے پشاور کے رہنے والے ہوں یا دہلی کے۔ اور اس سے آگے چل کر حیدر آباد یا کسی اور علاقے کے رہنے والے ہوں اس امر کی طرف۔ خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو اپنے ذمہ لے لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریق سے اس اگلے دَور (دفتر دوم) کو کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے۔ اور وہ کسی نوجوان کو بھی اس میں حصہ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں...... یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے ...... بہت ہی مبارک وہ شخص ہے جو موت کے اس دروازے سے گزرتا ہے۔ کیونکہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا۔

اے دوستو آؤ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلے پر کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ ہم میں سے ہر شخص خواہ اس کو مال ملا ہے یا نہیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدا کے سامنے اپنی قربانی پیش کر دے اور اس قربانی کو پیش کرنے کے بعد ایک مردہ کی طرح آستانہ الٰہی پر گر جائے یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے خدا میری اس حقیر نذر کو قبول فرما اور مجھے اپنے دروازے سے مت دھتکار۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اُمید ہے نوجوانانِ احمدیت حضور کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

قرآن مجید میں حکومت بنی اسرائیل کے قیام کی پیشگوئی

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ہزارہا قرآنی پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ چنانچہ انہی میں سے ایک بنی اسرائیل کی حکومت کا قیام ہے۔ بنی اسرائیل کی قوم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دو تباہیاں آئیں۔ ایک حضرت داؤد علیہ السلام کی نافرمانی کے نتیجہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کے بعد جبکہ یہود کو بخت نصر غلام بنا کر بابل لے گیا۔ اور دوسری ٹائیٹس رومی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب سے ۷۰ سال بعد یروشلم میں تباہی آئی۔ یہی دو تباہیاں مسلمان قوم کے لئے مقدر تھیں۔ پہلی دفعہ چنگیز خاں و ہلاکو خاں کے زمانہ میں جو ۱۰ محرم ۶۵۶ھ کو بغداد میں داخل ہو کر اسلامی حکومت اور ممالک کو تباہ کریگا اور دوسری اس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جبکہ جنگ عظیم کے بعد حکومت ترکی کو بھی تقسیم کر دیا اور غیر احمدی مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے مثل یہود بن گئے اس زمانہ میں قرآن شریف کی پیشگوئی کے مطابق یہود کی حکومت عارضی طور پر فلسطین میں قائم ہو گئی۔ اس پیشگوئی کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تفسیر کبیر میں صفحہ ۸۹۲، ۸۹۳ زیر آیت ۱۰۴ سورہ بنی اسرائیل یوں مفصل تفسیر بیان فرمائی ہے۔

تفسیر کبیر صفحہ ۸۹۲ زیر آیت ۱۰۴۔ سورہ بنی اسرائیل وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الاخرۃ جئنا بکم لفیفا ترجمہ اور اس کے (ڈوب مرنے کے) بعد بنی اسرائیل کو ہم نے کہہ دیا (کہ) تم اس (موعودہ) ملک میں رہا کرو (اور بسو) پھر جب پچھلی بار کا وعدہ (پورا ہونے کا وقت) آئے گا تو ہم تم (سب) کو جمع کر کے لے آئیں گے۔

تفسیر: اسکنوا الارض سے مراد مصر کی سرزمین نہیں۔ کیونکہ مصر میں تو وہ نہیں آباد ہوئے۔ اس سے مراد ملک کنعان ہے۔ یعنی وہ ملک جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ گویا الارض سے مراد معہود ذہنی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام پر یہ فضیلت ہے کہ ان کو جو جگہ ملی وہ مصر کے قائمقام تھی یعنی ملک رسول کریم کو عین وہ جگہ ملی جو آپ کا ملک تھا۔ اور پھر دشمنوں کے ملک بھی ہاتھ آئے۔ فاذا جاء وعد الاخرۃ یعنی اب تم کنعان میں جاؤ۔ لیکن ایک وقت کے بعد تم کو وہاں سے نکلنا پڑے گا۔ پھر خدا تعالیٰ تم کو واپس لائے گا۔ پھر تم نافرمانی کرو گے۔ اور دوسری دفعہ عذاب آئے گا۔ اس کے بعد تم جلاوطن رہو گے۔ یہاں تک کہ تمہاری مثیل قوم کے متعلق جو دوسری تباہی کی خبر ہے۔ اس کا وقت آجائے اس وقت پھر تم کو مختلف ملکوں سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں واپس لایا جائے گا۔

اس روایت سے ظاہر ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے لئے دو تباہیوں کی خبر اس سورہ کے شروع میں دی گئی تھی۔ ویسی ہی خبر مسلمانوں کے لئے بھی دی گئی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو بنی اسرائیل کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ سورۃ کے شروع میں دو وعدوں کا ذکر ہے اور دونوں عذاب کے وعدے ہیں ایک بخت نصر شاہ بابل کے ہاتھوں پورا ہوا اور دوسرا ٹائیٹس شاہ روم کے ہاتھ سے پورا ہوا۔ اور دیکھو رکوع اول کے ان دونوں وعدوں میں بنی اسرائیل کے اکٹھا کرنے کا ذکر نہیں بلکہ ان کے پراگندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اسکے برخلاف اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ دوسرے وعدے کے وقت بنی اسرائیل کو پھر ارض مقدس میں لایا جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ اس دوسرے وعدے کے ساتھ کوئی پہلا وعدہ بھی ہے۔ اب ہم غور کرتے ہیں تو ان دو وعدوں کا ذکر قرآن کریم میں صرف اس طرح ملتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اور سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کے ایک حصہ کے متعلق یہ خبر دی ہے کہ وہ اہل کتاب کے نقش پر چلیں گے پس ان دونوں باتوں کو ملا کر ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کی طرح دو عذاب کے وعدے مسلمانوں کے لئے بھی کئے گئے ہیں۔ اور اس جگہ وعد الاخرۃ سے مراد مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے۔ اور بتایا یہ ہے کہ مسلمانوں پر جب یہ عذاب آئے گا۔ کہ دوسری دفعہ ارض مقدس کچھ عرصہ کے لئے ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ پھر تم کو اس ملک میں واپس لے آئیگا چنانچہ دیکھ لو۔ اسی طرح واقعہ ہوا ہے۔ جس طرح بخت نصر کے وقت میں پہلی دفعہ ارض مقدس یہود کے ہاتھ سے نکلی۔ اسی طرح صلیبی جنگوں کے وقت میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلی۔ پھر جس طرح موسیٰ علیہ السلام سے تیرہ سو سال بعد حضرت مسیح کے صلیب کے واقعہ کے بعد جب کہ گویا وہ بظاہر اس ملک کے لوگوں کے لئے مر گئے تھے بنی اسرائیل کو ارض مقدس سے دوبارہ بیدخل کر دیا گیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اتنا ہی عرصہ گذرا ہے۔ مسلمانوں کی حکومت ارض مقدس سے جاتی رہی ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا۔ مسلمانوں کا یہ دوسرا عذاب یہود کے لئے ارض مقدس میں واپس آنے کا ذریعہ بن گیا ہے

تفسیر فتح البیان کے مصنف اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ بعض علماء کے نزدیک وعد الاخرۃ سے اس جگہ مسیح موعود کا نزول مراد ہے۔ ان علماء کا یہ قول میری تفسیر کی تائید کرتا ہے۔

ملتان میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو بوقت ۳ بجے بمقام لکڑ منڈی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر ایک پبلک جلسہ زیر صدارت چوہدری عبدالرحیم صاحب پراچہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان جلسوں کی بنیاد ۱۹۲۸ء سے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تمام قوموں کے اندر رواداری اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت حسنہ سے آشنا کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ کرنے کی غرض سے رکھی تھی۔

آپ کے بعد مسٹر ایم ایل واٹسن سکرٹری West Punjab District Christian League نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر پون گھنٹہ کے وقت کے مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں پیدائش سے لے کر ہجرت تک کے واقعات کو بڑے احسن پیرایہ میں بیان فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ ہمیں اپنے بچوں کی زندگی کو اس طرز پر ڈھالنا چاہیئے جس طرح پر ڈھالنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

آپ کے بعد محمود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھی نظم کے بعد چوہدری عبداللطیف صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان محمدؐ و احمدؐ پر بڑے مؤثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔

چوہدری عبداللطیف صاحب کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا جن کو مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اس جلسہ میں تقریر کرنے کی غرض سے بھیجا گیا تھا کی تقریر شروع ہوئی۔ تقریر اس قدر مؤثر تھی کہ ایک مؤذن کا وقت بھی انہیں ہی دیدیا گیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر فتح مکہ تک کے تمام واقعات کو مختصر طور پر بیان فرمایا۔ آپ کی یہ تقریر تقریباً ½ ۱ گھنٹہ تک رہی۔ چونکہ نماز مغرب کا وقت قریب ہو گیا تھا۔ اسلئے صاحب صدر نے جلسہ کی کارروائی کو بند کرنے سے پہلے دو سوالوں کا مختصر سا جواب دیا جو مولوی ظہور حسین صاحب کی تقریر کے دوران میں موصول ہوئے تھے۔ جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا ۔۔۔۔۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

عبدالرحمٰن خاں احمدی

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ملتان

اجلاس جناب ملک محمد حیات صاحب پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فضل ولد رکن قوم مغل سکنہ رسول تحصیل پھالیہ

بنام

کاہن چند ولد گھسیٹا مل۔ رام لبھایا ولد حیالی رام قوم کھتری سکنہ رسول حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن ۴ — ۶ مرلہ کنال رقبہ موضع رسول تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا عذر ہو۔ تو مورخہ ۵/۱ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری
پرنسپل جامعہ احمدیہ

کی تازہ تصنیف

مقامات النساء فی الحدیث

یعنی خواتین کے متعلق احادیث کا انتخاب

یہ کتاب جلسہ سالانہ پر نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ کتابت۔ طباعت دیدہ زیب کاغذ بہترین سرورق مطبوعہ بلاک قریباً پونے دو سو صفحات قیمت صرف عہ کتاب وی پی نہ ہوگی۔

ادارہ علمیہ رام گلی ۳ مکان ۱۸ لاہور

ایک لاکھ روپیہ نقد انعام

کسی دنیادار کو لاکھ روپیہ انعام مل جائے اُسے اتنی خوشی نہیں ہوتی۔ جو ایک دیندار عاشق رسول کو قرآن پاک کے صحیح نسخہ پر تلاوت اور محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ حمائل شریف کلاں عکسی بلاک والی مجلد ہدیہ ۸ (۲) حمائل شریف جیبی عکسی مجلد پونے دو روپیہ (۳) محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ تین روپیہ

المشتہر حکیم عبد اللطیف شاہد گوالمنڈی ۱۳ مین بازار لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرخان

نمبر مقدمہ ۱۳۱۹ سنہ ۱۹۴۹ء

نیشنل بنک آف لاہور لمیٹڈ مدعی بذریعہ آئی۔ این۔ بلھوترہ منیجر ۷ہم مال بلھوترہ (مدعی)

بنام:- میسرز ہیرا سنگھ سندر سنگھ مرچنٹس وغیرہ سلطان گوجرخان (مدعا علیہم)

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۹/۴۷/۰۶۲۸

بنام میسرز ہیرا سنگھ سندر سنگھ مالکان فرم ہیرا سنگھ سندر سنگھ مرچنٹس۔ گوربخش سنگھ ولد لشن سنگھ گارنٹی براکر رام سنگھ ولد گنگا سنگھ معرفت میسرز گنگا سنگھ۔ ملک سنگھ ساکنان گوجرخان ضلع راولپنڈی مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان مدعا علیہم مندرجہ اشتہار ہذا کے متعلق عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان چلے گئے ہیں معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء کو مقام گوجرخان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوں گے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء بہ دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بینظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

فیاض ٹی سٹال ربوہ سے بھی مل سکتا ہے

منیجر شفاخانہ رفیق حیات نک بازار سیالکوٹ

احمدی تاجروں کی توجہ کے لئے

مغربی پنجاب کی مشہور غلہ کریانہ مارکیٹ لائلپور میں ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

نوٹ: مکمل ایڈریس ملنے پر کاروبار کے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں:

بشیر احمد خاں منیر احمد خان کمیشن ایجنٹس نئی غلہ منڈی لائلپور

جلسہ سالانہ کے موقع پر دواخانہ نور الدین

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دواخانہ نور الدین ربوہ میں کھلیگا۔ خواتین کے لئے علاج کا خاص انتظام ہوگا بیگم صاحبہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر لیڈی ڈاکٹر مس سنتی ایل ایم۔ ایس نصرت گرلز سکول کی عمارت میں عورتوں کو دیکھیں گی

منیجر دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلیٰ عطر

دیسی: چنبیلی۔ گلاب۔ حنا۔ مشک۔ گل شبو۔ گل سوسن۔ عرابی شام شیراز۔ نرگس

انگریزی: چنبیلی۔ گلاب۔ مشک۔ شبو۔ سوسن۔ نرگس۔ ایوبلون۔ شامی وغیرہ وغیرہ

دیسی فی تولہ چار روپے

انگریزی فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک

امپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

ہماری پاک — طبیہ عجائب گھر ۲۸۹ لاہور

الفضل اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات مع جواب

مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ

انگریزی اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

TEXTILE MILLS — WILSON — ABERDEEN — OIL MILLS — ICE FACTORY — RICE MILLS — SOAP FACTORY
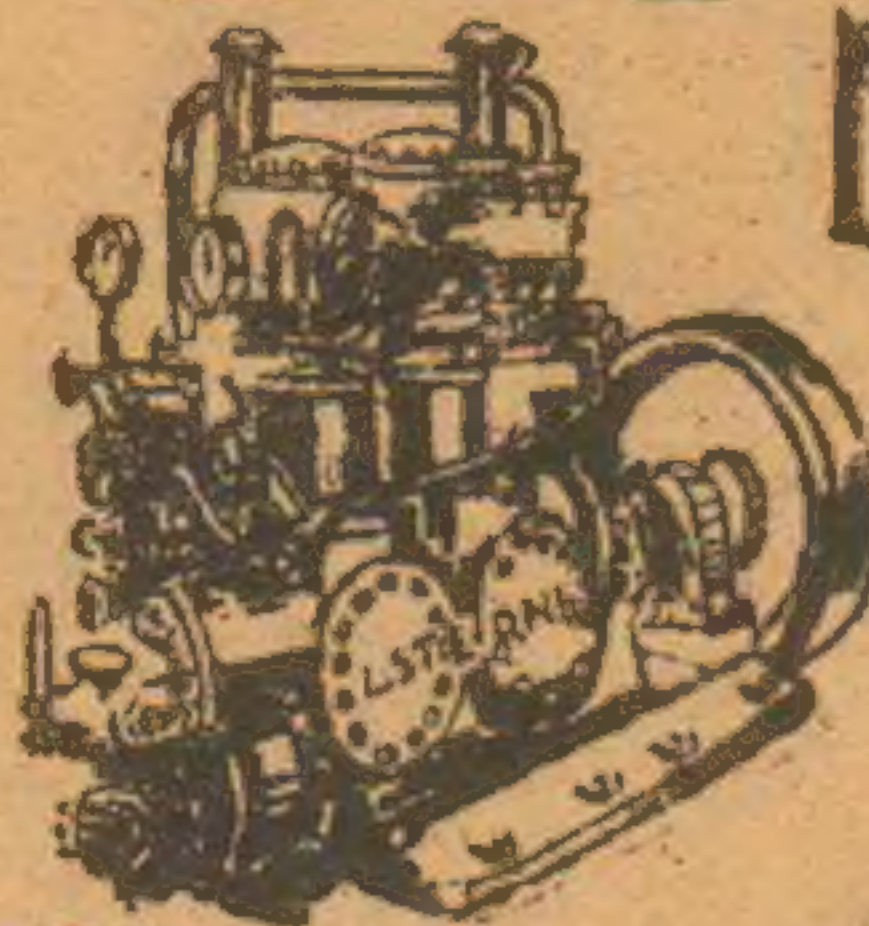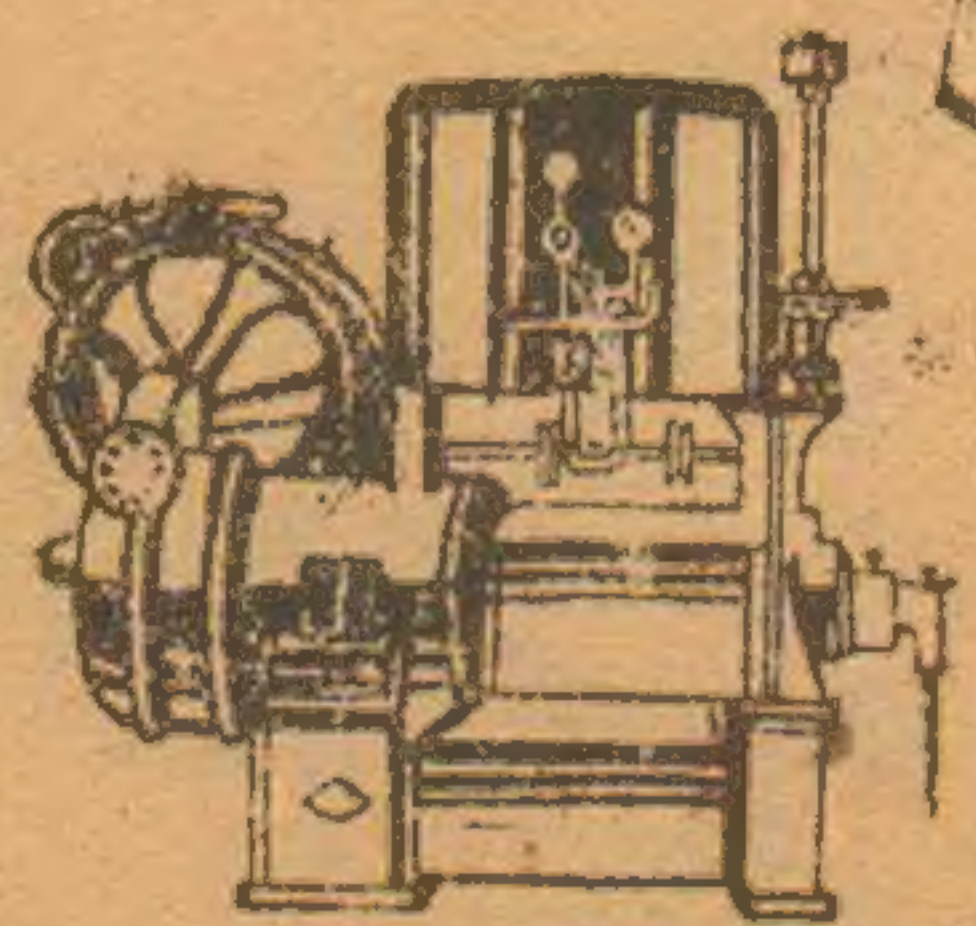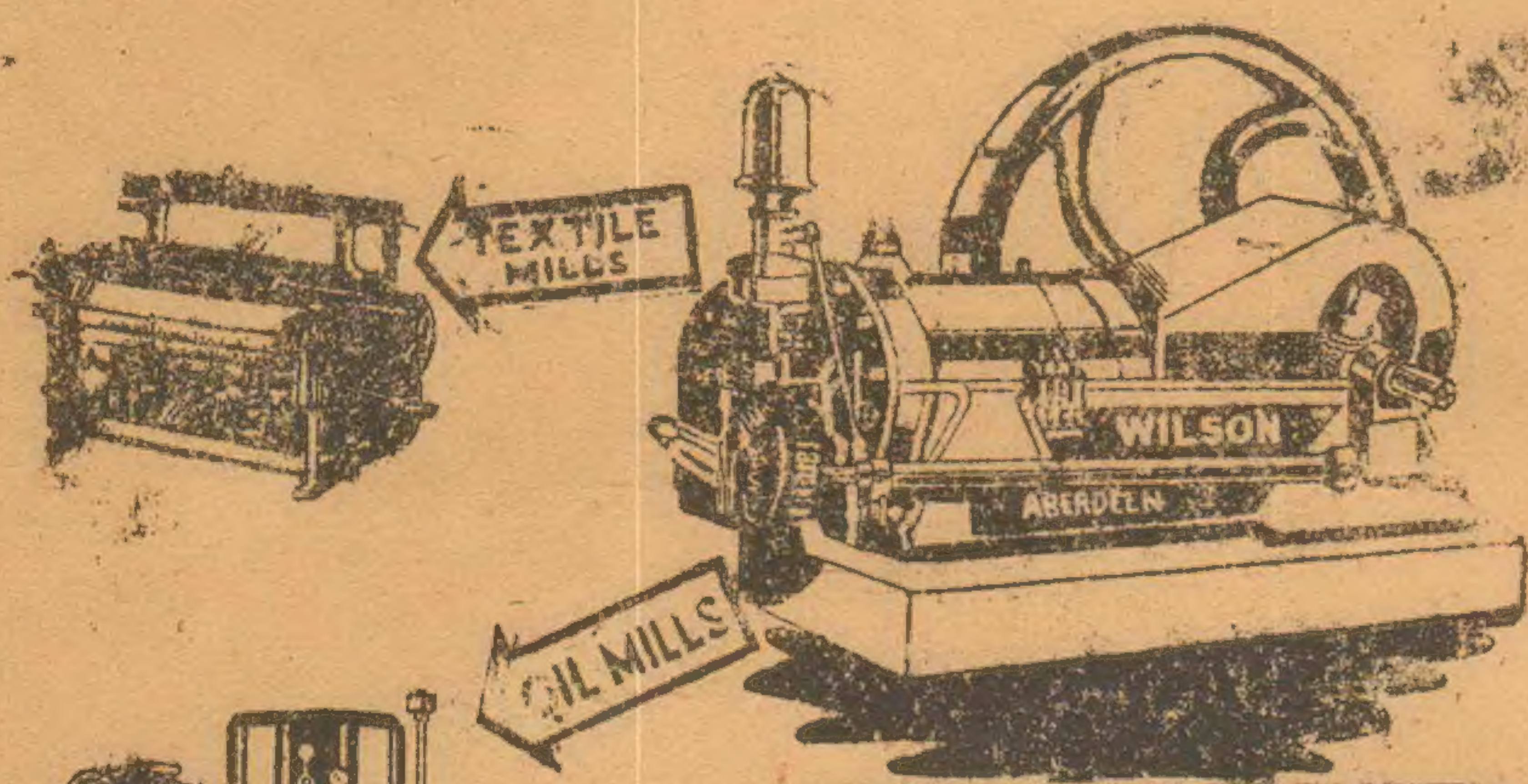
ہر قسم کی انڈسٹری کے لئے

ولسن
ڈیزل انجن

برٹش ساخت۔ ہارینرنٹل۔ سلو اسپیڈ جو کارکردگی پائیداری میں بے مثال ہے

اسٹاک میں:- ۵۔ ۲۵۔ ۳۱۔ ۴۲۔ ۴۹ ہارس پاور

نمائش میں ہمارے اسٹال نمبر ۲۲۷/۲۲۵ پر ضرور تشریف لایئے:-

داخلہ ٹکٹ گھر، پٹرول پمپ کی جانب سے

SOLE AGENTS FOR PAKISTAN:
NORWESTERN ENGINEERS

سول ایجنٹس برائے پاکستان

نارویسٹرن انجینئرز رہبرس روڈ بالمقابل فادکلاک ٹاور کھارادر پوسٹ بکس ۳۷۴ کراچی

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی۔ٹی لبس سروس کی آرام دہ نئے ڈیزل کی بسوں میں سفر کریں جو کہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۱ بجے چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی لبس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

حب اٹھرا:- اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ ۸/ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جناب ثاقب زیروی کی جاندار اور روح پرور نظم نے محفل کو تڑپا دیا
ڈان کا آل پاکستان مشاعرہ

(از ضیاء الدین احمد برنی - بی - اے - کراچی)

۱۳ دسمبر والے مشاعرہ کی ابتدا اعجاز دہلوی نے کی - ان کے بعد جمیل احمد ثاقی آئے - اس نوجوان شاعر نے بھی اچھے انداز میں غزل پڑھی - ماہر افغانی صاحب آئے - تو سگرٹ منہ میں تھا - چنانچہ کئی اشعار دھوئیں میں لپیٹ کر رہ گئے - اس کے بعد راز مراد آبادی تشریف لائے اور پھر فیوض نظر اور اقبال صفی پوری - مؤخر الذکر کو کئی ایک اشعار پر خوب داد ملی - صاحبزادہ عبد الرحمٰن بھوپالی نے جو غزل سنائی - وہ بیسوی صدی کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتی - کلیم عثمانی کی غزل کے بعض اشعار پر خوب داد ملی پھر خواجہ محمد عادل (الیٹ پاکستان) آئے اور مجلس پر چھا گئے - ان کے ایک ایک شعر پر خوب داد دی گئی - اس کے بعد احسان الرحمٰن احسان کی غزل پڑھی گئی - پھر یوسف ظفر اسٹیج پر آئے - ان کے بعد ثاقب زیروی آئے ان کے پڑھنے کا طرز بھی بہت دلکش تھا - اور ان کی نظم بھی بہت جاندار اور روح پرور تھی اور حق یہ ہے کہ ان کے اشعار نے محفل کو تڑپا دیا - میرے پاس ایک صاحب بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ قوم کو اس قسم کی شاعری کی ضرورت ہے پھر قتیل شفائی کے بعد احسان دانش آئے - ان کی نظم سنجیدگی افکار کا دلآویز نمونہ تھی - ادیب سہارنپوری اور سیماب اکبر آبادی کی غزلیں بھی بہت استادانہ تھیں اور داد سے مستغنی - اسکے بعد تالیوں کی گونج میں حفیظ جالندھری تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد جگر مراد آبادی جگر - ان کے بعد پاکستان کے پر مذاق شاعر جعفری نے "ہندوستانی روپے کی کم قیمتی" پر اپنی دلچسپ نظم پیش کی - ایک ایک شعر پر پبلک نے دل کھول کر داد دی - ان کے بعد خواجہ ابو الحسن ممتاز آئے - یہ مشاعرہ میں حصہ لینے والے شعراء میں غالباً سب سے مسن تھے اور ان کی نورانی صورت کا مجمع پر بہت اثر پڑا - ان کی غزل سراپا پند و نصیحت تھی - اسکے بعد بخاری آئے اور انہوں نے اپنے مخصوص شرمیلے انداز میں یہ کہہ کر اپنی غزل سنائی کہ "یہ میری پہلی غزل ہے - جسے میں خود ریڈیو پر گا کر پڑھ رہا ہوں" آخر میں سردار عبد الرب نشتر صدر ...... کی گونج میں تشریف لائے - اور انہوں نے معذرت کے ساتھ نثر و نظم کے دلچسپ نمونے پیش کئے - صدر کے کلام کے ساتھ ریڈیو تقریب بقول انکے "زمانہ جاہلیت" کی یادگار ہے ریڈیائی مشاعرہ ختم ہو گیا - اس وقت رات کے پورے بارہ بجے تھے -

دوسرے دور میں شعراء نے اپنے قیمتی کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا - ان میں سے خصوصیت کے ساتھ جگر اور ثاقب زیروی کو خوب داد ملی - اور پھر ان کی روح پرور نظموں کو بہت سراہا گیا - مشاعرہ تقریباً ۲ بجے ختم ہوا - (ڈان اردو ۱۳ دسمبر)

سنکیانگ کے ۶۰۰ پناہ گزین کشمیر میں

نئی دہلی ۱۳ دسمبر - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سنکیانگ اور وسط ایشیا کے دوسرے مقامات کے پناہ گزینوں کے سوال کو بین الاقوامی پناہ گزینوں کی انجمن کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

جنوب مغربی چین میں کمیونسٹوں کی پیشقدمی کے بعد سینکڑوں پناہ گزین برفپوش پہاڑی راستوں کو عبور کر کے ہندوستان اور پاکستان پہنچ رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ لداخ کی سرحد سے ۶۰۰ سے زیادہ پناہ گزین کشمیر پہنچ چکے ہیں - ان میں سے اکثر مسلمان ہیں -

باوثوق حلقوں کا بیان ہے کہ سنکیانگ کے سابق قوم پرست گورنر جنرل نے کمیونسٹوں کی قید سے بھاگنے کی کوشش کی لیکن انہیں پھر گرفتار کر لیا گیا - ان کے تین بچے دو لڑکے اور ایک لڑکی کشمیر ہوتے ہوئے دہلی پہونچے ہیں وہ ترکی جانے کا قصد رکھتے ہیں (اسٹار)

---

۴ دولت مشترکہ کی ٹیم ۱۴ دسمبر کو پونا میں مغربی منطقہ کی ٹیم کے خلاف میچ کھیلنے کے بعد بمبئی پہونچے گی - (اسٹار)

سندھ اسمبلی کا اجلاس

حیدر آباد ۱۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۰ جنوری کو شروع ہو گا (اسٹار)

دولت مشترکہ کی ٹیم کے اعزاز میں دعوت

بمبئی ۱۳ دسمبر - دولت مشترکہ کی کرکٹ ٹیم اور ہندوستان کی ٹیم کے درمیان دوسرا "ٹسٹ" میچ یہاں ۱۷ دسمبر کو شروع ہو گا - ۱۵ دسمبر کی شام کو برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر دولت مشترکہ کی ٹیم کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے - اس جلسہ میں ہندوستانی ٹیم کے ممبر بھی شریک ہوں گے - ان کے علاوہ ہندوستانی کرکٹ کی دوسری نامور ہستیاں بھی شریک ہوں گی - (ا ص)

قادیان جانیوالے دوست تیار رہیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

قادیان جانے والی پارٹی کی فہرست قریباً تیار ہو گئی ہے اور انشاء اللہ دو تین روز میں منتخب ہونے والے دوستوں کو رجسٹری خطوط کے ذریعہ اطلاع دی جائے گی . . . . بہ جن دوستوں کو یہ خطوط نہ پہنچیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا نام انتخاب میں نہیں آسکا - اور وہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے صبر سے کام لیں - کیونکہ جیسا کہ میں اعلان کر چکا ہوں درخواست دینے والوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ہمیں قریباً سات آٹھ دوستوں میں سے صرف ایک کو انتخاب کرنا پڑا ہے - اور یہ ایک ایسی مجبوری تھی - جس کا علاج میرے اختیار میں نہیں تھا - انتخاب حتی الوسع پوری احتیاط سے کیا گیا ہے - گو انسانی کاموں میں غلطی کا امکان بہرحال رہتا ہے - اور ایسی صورت میں ایک مومن اپنے بھائی کی نادانستہ غلطی پر حسن ظنی اور وسعت حوصلہ سے کام لیا کرتا ہے

تجویز یہ ہے کہ قادیان جانے والی پارٹی انشاء اللہ ۲۵ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو گی اور ۳۰ دسمبر کی شام کو لاہور واپس پہنچے گی - اس لئے جن دوستوں کو اس پارٹی کی شمولیت کے لئے خطوط پہنچیں - انہیں چاہیئے کہ ۲۴ دسمبر کی شام تک ضرور لاہور پہنچ جائیں - روانگی انشاء اللہ رتن باغ سے ۲۵ دسمبر کی صبح کو آٹھ بجے ہو گی - ہر دوست کو اپنا بستر ضرور ساتھ لانا چاہیئے - خرچ کا اندازہ فی کس دس ۱۰/- روپے ہے - جو ہر دوست کو روانگی سے قبل میرے دفتر میں جمع کرا دینا چاہیئے - سوائے بالکل نادار دوستوں کے جن کا خرچ دفتر کی طرف سے ادا کیا جائے گا

جن دوستوں کو میرے دفتر کی طرف سے خطوط نہ پہنچیں وہ مہربانی کر کے تشریف نہ لائیں - کیونکہ موجودہ حالات میں ان کا تشریف لانا خود ان کے لئے پریشانی کا موجب ہو گا - فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور) ۱۲/۱۱/۴۹

ہندوستان اور پاکستان کے مابین مصالحت کرانے کیلئے کسی شخصیت کا تقرر عمل میں لایا جائے
کشمیر کمیشن کی رپورٹ

لیک سکسیس ۱۲ دسمبر - کشمیر کمیشن نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ حفاظتی کونسل کو کشمیر کا جھگڑا چکانے کے لئے ایک ایسا افسر مقرر کرنا چاہیئے - جو پاکستان اور ہندوستان میں تمام تصفیہ طلب امور کے بارے میں مصالحت کرا سکے کمیشن نے اپنی تیسری عارضی رپورٹ میں اس امر پر شبہ کا اظہار کیا ہے کہ پانچ ارکان پر مشتمل کشمیر کمیشن ایک ایسا کمیشن ہے جو اپنے آپ کو حالات کے موافق یا مطابق بنا سکے - یا اپنے محولہ فرائض کو جاری رکھنے کے لئے بہت زیادہ مرغوب ادارہ ثابت ہو -

رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ حفاظتی کونسل کو ہندوستان اور پاکستان کے تمام تصفیہ طلب امور کے سلسلے میں ایک وسیع القلب شخصیت کو مصالحت کرانے کے لئے مقرر کرنا چاہیئے - حفاظتی کونسل کو مصالحت کرانے والی شخصیت سے متعلق فیصلہ طلب امور کے لئے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے مشورہ کر لینا چاہیئے -

کمیشن نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین کئی دوسرے علاقائی عسکری اور مالی مسائل کا حل دونوں حکومتوں کے رویہ پر اثرانداز ہو سکتا ہے - گفت و شنید کے دوران میں متروکہ جائیدادوں اور نہری پانی کے تنازعات نے مزید مشکلات پیدا کر دیں -

پاکستان کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ ہندوستان سے ریاست کشمیر کے الحاق کو سرے سے خلاف آئین قرار دیتا ہے - کیونکہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ریاست کشمیر نے پاکستان سے جو معاہدہ جاریہ کیا تھا - اس کے مطابق وہ کسی دوسرے ملک سے کسی قسم کی گفت و شنید یا معاہدہ کرنے کی مجاز نہ تھی - ان حالات میں پاکستان یہ سمجھتا ہے کہ مہاراجہ کو ہندوستان سے الحاق کرنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا - مہاراجہ کے خلاف عوام بغاوت کر کے اسے دارالحکومت سے نکال چکے تھے - پاکستان کے نزدیک الحاق فراڈ اور تشدد کا نتیجہ ہے - علاوہ ازیں ہندوستان کے گورنر جنرل نے الحاق کی پیشکش قبول کرتے وقت یہ اعلان کیا تھا - کہ ریاست میں بحالی امن کے بعد استصواب کے ذریعہ الحاق کا مسئلہ طے کیا جائے گا انڈین کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کسی مشروط الحاق کو تسلیم نہیں کرتا - لہٰذا پاکستان کی رائے میں مہاراجہ اور حکومت ہند کا اقدام سراسر غیر قانونی ہے -